سوال

اوران کا 20 ب

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ث تارک الصلوۃ کو کافر اور خارج عن الاسلام کہتے ہیں۔ اور آیات واحادیث میں سے دلائل بیان کرتے ہیں مگر مندرجہ ذیل احادیث کا ان لوگوں کے پاس کیا جواب ہے جو بے نماز کو کافر کہتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ احادیث عدم خارج از اسلام پر صراحۃ دلالت کرتی ہیں اور ہو یہ احادیث ہیں : پہلی حدیث :

، ابن محیریز ان رجلاً من بنی کنانۃ یدعیٰ المخدجیَ سمع رجلاً بالشام یکنیٰ ابا محمد یقول انَ الوتر واجبٌ قال المخدجیُ فرحت الیٰ عبادۃ بن الصامت فاخبرتہ فقال عبادۃ کذب ابو محمد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خمس صلوات کتبهن اللہ علی العباد فمن جاء بهن لم یضیع منهن شیئاً استخفافاً بحقهن کان لہ عند اللہ عهدٌ ان یدخلہ الجنۃ ومن لم یات بهن فلیس لہ عند اللہ عهد ان شاءَ عذَّبہ وان شاء ادخلہ الجنۃ»

لو مخدجی کہا جاتا ہے اس نے ایک شخص سے سنا جس کی کنیت ابو محمد ہے وہ کہتا ہے کہ وتر واجب ہے۔ مخدجی نے کہا کہ میں عبادۃ بن صامت کے پاس گیا۔ اس کو خبر دی عبادہ نے کہا وہ جھوٹا ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اللہ تعالی نے بندوں پر پانچ نمازیں لکھی ہیں۔ اگر وتر واجب ہو (

ی حدیث :

ال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند اللہ عزّوجل ثلاثۃ دیوان لا یعبأ اللہ بہ شیئاً ودیوان لا یترک اللہ منہ شیئاً ودیوان لا یغفرہ اللہ فاما الدیوان الذی لا یغفرہ اللہ شیئاً فالشرک باللہ قال اللہ عزّوجل ومن یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ واما الدیوان الذی لا یعبأ اللہ بہ شیئاً فظلم العبد فیما بینہ وبین ربہ من صوم یوم ترکہ او صلوۃ ترکہا فان اللہ عزّوجل یغفر ذالک ویتجاوز ان شاء واما الدیوان الذی لا یترک اللہ منہ شیئاً فظلم العباد بعضهم بعضا القصاص لا محالۃ»

ت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالی کے ہاں تین دفتر ہیں ایک دفتر کی خدا کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ ایک دفتر سے خدا کچھ نہیں چھوڑے گا۔ اور ایک دفتر خدا معاف نہیں کریگا جس کو معاف نہیں کریگا وہ شرک کا دفتر ہے ارشاد ہے جو شرک کرے خدا نے اس پر جنت حرام کردی ہے۔ جس دفتر کی

1133

مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الظلم ثلاثۃ فظلم لا یغفرہ اللہ وظلم یغفرہ اللہ وظلم لا یترک اللہ منہ شیئاً فاما الظلم الذی لا یغفرہ اللہ فالشرک وقال انَ الشرک لظلم عظیمٌ واما الظلم الذی یغفرہ اللہ فظلم العباد لانفسهم فیما بینهم وبین ربّهم واما الظلم الذی لا یترکہ فظلم العباد بعضهم بعضاً حتیٰ یدین لبعضهم من بعضهم»

ایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم کی تین قسمیں ہیں۔ ایک ظلم خدا معاف نہیں کرے گا۔ اور ایک ظلم (اگر خدا چاہے تو) معاف کردے گا۔ اور ایک ظلم سے خدا کچھ نہیں چھوڑے گا۔ جو ظلم خدا معاف نہیں کریگا وہ شرک ہے۔ خدا فرماتا ہے شرک بہت بڑا ظلم ہے جو (ظلم خدا چاہے تو) معا

بھی مراد ہیں کہ جن کا تعلق براہ راست خدا تعالی اور بندوں سے ہے اور حقوق اللہ سے جو حق قابل مغفرت نہیں ہے اس کو جدا بیان کردیا ہے۔ پس اس حدیث میں اور اس سے پہلی حدیث میں کچھ فرق نہیں مگر یہی بندگان اور خدا کے درمیان جو حقوق ہیں وہ قابل معافی ہیں ان کو تمثیل سے سمجھا ہے اور اس میں اشا

الغرض جو لوگ تارک الصلوۃ کے کفر کے قائل ہیں۔ ان ہر دو احادیث کا صحیح کیا جواب دیتے ہیں۔ ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

آپ نے تین حدیثیں پیش کی ہیں۔ اخیر کی دو ایک ہی مضمون کی ہیں۔ اور پہلی الگ ہے۔ اس حدیث میں لفظیات بهن محل استدال ہے۔ اس میں دو احتمال ہیں۔ اول یہ کہ نفس نماز ادا نہ کرے دوم یہ کہ کامل علی وجہ المطلوب شرعاً ادا نہ کرے۔ جب دو احتمال پیدا ہوئے تو ایک کی تعین ضروری ہے ورنہ استدلا

ل حدیث میں احتمال ثانی کو معین کرتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ کامل علی وجہ المطلوب شرعاً ادا نہ کرے اور نوافل سے اس کا تدارک بھی نہ ہوسکے تب وہ مشیت ایزدی میں ہے۔ ہم اپنی توجیہ کے لئے انہی عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی دوسری حدیث پیش کرتے ہیں الحدیث یفسر بعضها بعضا»

ت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خمس صلوات افترضهن اللہ تعالیٰ من احسن وضوءہن وصلاہن لوقتهن واتم رکوعهن وسجودہن وخشوعهن کان لہ علی اللہ عهدٌ ان یغفر لہ ومن لم یفعل فلیس لہ علی اللہ عهد ان شاء غفر لہ وان شاء عذّبہ» (ابوداوٗد)

ہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہیں جو شخص اچھا وضو کرے اور ان کو وقت پر پڑھے اور رکوع و سجود پورا کرے اور خشوع بھی پورا کرے اس کے لئے اللہ تعالی کے نزدیک عہد ہے کہ اس کو بخشے گا اور جس نے ایسا نہ کیا اس کے

یہ حدیث عبادہ کی پہلی تفسیر ہے کہ کامل نماز ادا نہ کرے تو مشیت الٰہی میں ہے۔ اگر احتمال اول لیا جائے تو عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے جس نقیض خرج عن الملۃ د ہے۔ خلاف ہوگا اور اس کے ان حدیثوں کے بھی خلاف ہوگا جن میں بے نماز کے کافر ہونے کی تصریح ہے اور تاویل کی گنجائش نہیں۔ ہاں اس ح

ابن ماجہ صفحہ 102 ب ماجاء فی فرض الصّلوۃ الخمس والمحافظۃ علیها» میں ان ہی عبادہ رضی اللہ عنہ سے یوں مروی ہے۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خمس صلوات افترضهن اللہ علی عبادہ فمن جاء بهن لم ینتقص منهن شیئاً استخفافاً بحقهن فان اللہ جاعل لہ یوم القیامۃ عهداً ان یدخلہ الجنۃ ومن جاء بهن قد انتقص منهن شیئاً استخفافاً بحقهن لم یکن لہ عند اللہ عهد ان شاء عذّبہ وان شاء غفر لہ»

ں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا خدا نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں جس نے ان کو ادا کیا اور سستی سے ان میں کچھ کمی نہ کی تو اللہ پر اس کے لئے عہد ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے۔ اور جس نے ان کو ادا کیا اور سستی سے ان میں نقص ڈال دیا تو اس کے لئے اللہ پر کوئی عہد ن

مدت عندی عهداً انہ من حافظ علیهن لوقتهن ادخلتہ الجنۃ ومن لم یحافظ علیهن فلا عهد لہ عندی»

ں اللہ تعالی نے فرمایا جو ان نمازوں کے وقت پر محافظت کرے اس کے لئے بخشش کا عہد ہے جو وقت پر محافظت نہ کرے اس کے لئے بخشش کا عہد نہیں۔

ترغیب ترہیب ص 17 ب الصلوۃ فی اول وقتها میں کعب بن عجرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

ربکم یقول من صلی الصلوۃ لوقتها وحافظ علیها ولم یضیعها استخفافاً بحقها فلہ علی عهد ان ادخلہ الجنۃ ومن لم یصلها وقتها ولم یحافظ علیها وضیعها استخفافاً بحقها فلا عهد لہ علی ان شئت عذبتہ وان شئت غفرت لہ۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط واحمد بنحوہ»

ی خدا تعالیٰ نے فرماتا ہے جو نماز وقت پر ادا کرے اور اس کی محافظت کرے اور سستی سے اس کو ضائع نہ کرے اس کے لئے میرے ذمے عہد ہے کہ میں اس کو جنت میں داخل کردوں۔ اور جو وقت پر نہ پڑھے نہ اس پر محافظت کرے اور سستی سے اس کو ضائع کرے اس کے لئے میرے ذمے کوئی عہد

مقام پر ایک اور حدیث قدسی ہے جس کے راوی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں اس کے الفاظ یہ ہیں :

عزتی وجلالی لا یصلیہا احد لوقتہا الا ادخلتہ الجنۃ ومن صلاہا لغیر وقتہا ان شئت رحمتہ وان شئت عذبتہ۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر اسنادہ حسن انشاء اللہ تعالیٰ»

ی مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم، کوئی نماز کو وقت پر نہیں پڑھے گا مگر اس کو میں جنت میں داخل کروں گا۔ اور جو بے وقت پڑھے اس کو خواہ رحم کروں یا عذاب دوں۔ روایت کیا اس کو طبرانی کبیر میں اس کے اسناد حسن ہیں۔

حدیث عبادہ رضی اللہ عنہ سے مطلقاً نماز چھوڑنے پر مشیت مغفرت ثابت نہیں ہوتی بلکہ اس شخص کے لئے ہے جو نماز کو وقت پر اچھی طرح ادا نہ کرے۔ اور اس میں قصور کرے۔ اگر بالفرض دوسری احادیث عبادہ رضی اللہ عنہ کی اس پہلی حدیث کی تفسیر نہ کرتیں تو بھی عبادہ رضی اللہ عنہ کی پہلی حدیث دو

دوسری اور تیسری حدیث کا جواب

پہلی حدیث میں لفظ یات بعینہ ہے اور دوسری تیسری حدیث میں لفظ ترک ہے اور ظاہر ہے کہ حاصل مطلب ان دونوں لفظوں کا ایک ہی ہے کیونکہ لم یات بعینہ کا مطلب بھی نہ پڑھنا ہے اور ترک کے معنی بھی نہ پڑھنا ہے۔ پس جیسے لم یات میں بعینہ دو احتمال تھے۔ ایک مطلقاً نہ پڑھنا۔ ایک پوری وقت پر محافظت کے

علاوہ جیسے عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں دوسری احادیث سے ثانی احتمال متعین تھا ان دو حدیثوں میں بھی ثانی احتمال معین ہے۔ ابن ماجہ میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

ل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس بین العبد والشرک الا ترک الصلوۃ فاذا ترکہا فقد اشرک»

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے اور شرک کے درمیان نماز چھوڑ دینے کا فرق ہے جب نماز چھوڑ دے گا تو مشرک ہو جائے گا۔

اور بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول العہد الذی بیننا وبینہم الصلوۃ فمن ترکہا فقد کفر۔ رواہ الاربعۃ»

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا۔ مشرکین اور ہمارے درمیان جو کچھ عہد ہے وہ نماز ہے جو نماز ترک کردے وہ کافر ہے۔

قسم کی بعض اور احادیث بھی ہیں۔ ان سے مطلع صاف ہو گیا کیونکہ ترک نماز شرک یا کفر ہوا تو یہ اس دفتر سے ہوا جو خدا معاف نہیں کرے گا۔

ایک اور حدیث اور اس کا جواب

آپ کی پیش کردہ احادیث کا جواب تو ہو چکا ہم اپنی طرف سے ایک حدیث پیش کرتے ہیں اور اس کا جواب دیتے ہیں۔ مستدرک حاکم میں ہے۔

«قال حذیفۃ یندرس الاسلام کما یندرس الثوب الخارق حتیٰ یصیر ما یدرون صلوۃ ولا صیاما ولا نسکا غیر ان الرجل والعجوز یقولون قد ادرکنا الناس وہم یقولون لا الٰہ الا اللہ فقال صلۃ بن زمر وما یغنی لا الٰہ الا اللہ یا حذیفۃ وہم لا یدرون صلوۃ ولا صیاما ولا نسکا قال حذیفۃ یا صلۃ ینجون بلا الٰہ الا اللہ من النار ہذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ» (مستدرک جلد4 ص505)

ی حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا اسلام مٹ جائے گا جیسے پرانا کپڑا مٹ جاتا ہے یہاں تک کہ اسلام کی حالت یہ ہوگی کہ نہ لوگ نماز جانیں گے نہ روزہ نہ قربانی۔ ہاں اتنا ہوگا کہ پرانے مرد و عورت کہیں گے کہ ہم نے لوگوں کو لاالٰہ الااللہ پایا حذیفہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد صلہ بن زمر نے کہا اے حذیفہ! جب وہ نماز روزہ او

درک حاکم میں دو جگہ ہے۔ ایک صفحہ محوّلہ پر اور ایک جگہ چند صفحات اس سے پہلے، امام ذہبیؒ نے تلخیص مستدرک حاکم میں اس پر کوئی کلام نہیں کی تو گویا حاکم کے صحیح کہنے کو برقرار رکھا جس سے معلوم ہوا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز، روزہ وغیرہ کے بغیر صرف لاالٰہ الااللہ سے نجا

حدیث کا جواب یہ ہے کہ نماز ہجرت سے ڈیڑھ سال پہلے فرض ہوئی۔ اس سے پہلے لاالٰہ الااللہ کافی تھا۔ اسی طرح جب ایسا وقت آجائے کہ علم بالکل اٹھ جائے اور احکام اسلام کا پتہ ہی نہ رہے۔ صرف پرانے لوگوں اور عمر رسیدہ کو لاالٰہ الااللہ کی بابت اتنا معلوم ہو کسی زمانے میں لوگ یہ کلمہ پڑھتے تھے تو ایسی

الفطرۃ التی فطر اللہ محمدا صلی اللہ علیہ وسلم» (رواہ البخاری)

اگر تو اس حالت پر مرجاتا تو غیر فطرت پر مرتا جس پر خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا۔

جب رکوع و سجود پورا نہ کرنے والا حذیفہ کے نزدیک غیر فطرت پر مرتا ہے تو جو بالکل نماز نہ پڑھے وہ ناجی کس طرح ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ صرف لاالٰہ الااللہ کو کافی سمجھنا اسی بنا پر ہے کہ بوجہ علم نہ ہونے کے وہ ایسے ہو گئے۔ جیسے نماز ان پر فرض ہی نہ تھی جیسے ہجرت سے پہلے فرض نہ تھی

وباللہ التوفیق

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الصلوۃ، نماز کا بیان، ج2ص49

محدث فتویٰ